Info@brasstacks.biz

پاکستان دشمنی......سی آئی اے کا پول کھل گیا

(ایک تجزیہ)

تحریر: زید حامد

ولیم مرسی ٹویڈ (1878-1823) جو ڈیموکریٹک پارٹی کے سیاسی شعبے کا سربراہ تھا اور اس نے 19 ویں صدی کے دوران نیویارک کی سیاست میں انتہائی اہم کردار ادا کیا نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ کہ اسے اس وقت تک اس سے کوئی سروکار نہیں کہ کون انتخاب میں دلچسپی رکھتا ہے تا وقتیکہ وہ نامزد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ پاکستان کے گزشتہ انتخابات میں کچھ اسی قسم کی صورتحال رہی کیونکہ یہ سی آئی اے ہی تھی جسے نامزدگیوں کا اختیار حاصل تھا۔ اس طرح پیپلز پارٹی اور آصف علی زرداری بطور صدر آنے میں کامیاب ہوئے۔ اس سے قبل کہ ہم موجودہ صورتحال سے متعلق تجزیہ کریں بہتر ہوگا گزشتہ ہفتے کیے گئے تجزیہ پر ایک نظر ڈالی جائے۔ سی آئی اے جو پاکستان قبائلی علاقہ جات میں حکومت پاکستان اور گورنر سرحد کی کامیاب اقدامات اور حکمت عملی کی بدولت بوکھلاہٹ کا شکار ہے، نے بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے ساتھ مل کر قبائلی علاقوں میں بعض گروہوں کی باقاعدہ سرپرستی شروع کردی ہے جو اس کی ان شدت آمیز اور مخفی اقدامات کا شاخسانہ ہے جس سے وہ حکومت پاکستان کی حاصل کردہ کامیابیوں کو سبوتاژ کرنے کی خواہاں ہے۔ اس خطے میں دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ کے آغاز سے لیکر آج تک پہلی مرتبہ امریکہ کی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کے اوسان خطا ہوتے دکھائی دیئے ہیں اور وہ اپنے طے شدہ اہداف کے حصول کے لیے کسی بھی قسم کے سفاکانہ اور بے رحمانہ اقدامات سے گریز کرتی دکھائی نہیں دیتی۔ اپنے منصوبے کی واضح ناکامی کو دیکھتے ہوئے سی آئی اے قبائلی علاقہ جات میں صرف ان مجاہدین گروہوں کو نشانہ بنا رہی ہے جو پاکستان کے حمایتی ہیں۔ یہ سارے وہ گروہ ہیں جنہوں نے پاکستان آرمی کے ساتھ نہ صرف امن معاہدے کیے بلکہ تحریک طالبان پاکستان جیسے شدت آمیز گروہ پر حملے کر کے انہیں تنہا کرنا شروع کیا۔ سی آئی اے ''اپنے بندوں'' کا یہ حال دیکھ کر سٹپٹا کر رہ گئی۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یہ صرف سی آئی اے کی خفیہ جنگ نہیں بلکہ امریکہ کی تمام تر خارجہ پالیسی اس ''مکارانہ کھیل'' کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

پاکستان کے حالیہ انتخابات گزشتہ حکومت کے خاتمے میں امریکہ کے پاکستان دشمن اقدامات اور عوامل کس حد تک پنہاں ہیں ان کا محور امریکہ اور سی آئی اے کے آٹھ نکاتی ایجنڈے کے گرد گھومتا ہے۔

☆ پاکستان میں ایک ایسی کمزور، بدعنوان اور ناکام حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے جو امریکہ کی معیشت کی مضبوطی اور دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ کی بھرپور معاونت کرے۔

☆ پاکستان کو معاشی طور پر اس حد تک بدحال بنانا کہ وہ آئی ایم ایف کے زیرنگیں آجائے۔بجلی اور خوراک کی کمی اور عام شہریوں کی بدترین زندگی ایسے ہی معاملات کی عکاسی کرتے ہیں۔(نجکاری کا عمل اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کو روکنا ہر پاکستانی کی ذمہ داری ہے)

☆ بھارت کے کشمیر میں جاری مظالم اور پاکستان کا پانی روکے جانے کے باوجود موجودہ حکومت اس کے ساتھ تعلقات میں بہتری لارہی ہے۔اس سے پاک فوج کی تعداد کم کرنے میں مدد ملے گی۔

☆ اسرائیل کو تسلیم کیے جانے کے معاملے پر پہلے ہی سے کام شروع ہو چکا ہے۔

☆ ضمنی قومیت پسندوں کو مدد فراہم کرکے انہیں علیحدہ کیا جائے۔صوبہ سرحد کی حکومتی پارٹی پہلے ہی "عظیم پشتونستان" کا نقشہ عوام الناس میں تقسیم کرچکی ہے۔

☆ ذرائع ابلاغ کے ذریعے ملک میں انتشار اور افراتفری کو فروغ دینا۔

☆ سی آئی اے کا پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں براہ راست جنگ میں ملوث ہونا۔

☆ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کو ناکارہ بنا کر ملک سے باہر منتقل کرنا۔

مجوزہ بالا تمام نکات پر بیک وقت کام شروع کیا جا چکا ہے۔اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ نیا امریکی صدر باراک اوبامہ پاکستان کے حوالے سے جارج بش کی پالیسیوں پر نہ صرف عملدرآمد جاری رکھے گا بلکہ اس میں مزید تیزی لائے گا۔بہرکیف مسئلہ کشمیر، پاکستان آرمی کی تعداد میں کمی لانے کی راہ میں ایک مضبوط رکاوٹ ثابت ہوگا دوسری جانب اوبامہ نے تو اپنی کامیابی سے قبل ہی اپنی پالیسیاں وضح کردی تھیں۔

بلاشبہ امریکہ کی حکمت عملی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں جو پاکستان آرمی کو صرف ایک ایسی پولیس فورس میں تبدیل کرنا چاہتا ہے جو شدت پسند طالبان کے ساتھ جنگ کرے۔اوبامہ نے تو کھلے عام کہا تھا کہ پاکستان کو ایک بڑی فوج کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ہم نے اپنے تجزیوں کے ذریعے سی آئی اے کے پاکستان دشمنی پر مبنی راز کھول دیئے ہیں اب قوم کے دانشوروں، ذرائع ابلاغ، سیاست دانوں اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ سی آئی اے کے اس موذی ایجنڈے کو روکنے کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں۔

......☆......☆......☆......☆......